چہ گویم بانوہ گرامی چہادر قادیان مینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹ | دوا مینی شفا مینی غرض دار الامان مینی

ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۹

مورخہ ۲۴ ۔ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۵ مئی ۱۹۱۱ء مطابق ۲۳ بیساکھ سمت ۶۶ ب

سارے جہاں سے اچھا دار الاماں ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

نمبر ۲۷

خطبۂ جمعہ

(۲۹ ۔ اپریل ۱۹۱۱ء)

ولتنظر نفس ما قدمت لغد

آج کل لوگوں کے یہ بات ذہن نشین کی جاتی ہے ۔ کہ آدمی [illegible]ے ۔ مگر جب پوچھا جاوے کیا چوری آزاد ہے ۔ زانی [illegible] آزاد ہے ؟ تو حیرت زدہ ہو کر عجیب عجیب طور پر جواب دینے [کی کو]شش کرتے ہیں اور پھر اپنے طور پر کچھ حد بندیاں کرنے [لگ جا]تے ہیں ۔ گویا اپنے قول کی آپ ہی تردید کر لیتے ہیں ۔ میں نے [آج] کل کے تعلیم یافتوں سے پوچھا ہے ۔ کہ جیسے تم آزاد بنتے [ہو] ۔ اگر تمہارے ماں باپ بھی اسی قسم کی آزادی اختیار کر لیں ۔ تو تم کیسی مشکلات میں پڑتے ۔ ماں پرورش ہی نہ کرتی اور یوں کہتی کہ چلو مجھے کیا [غر]ض ہے ۔ اس کا بول براز سنبھالوں اور یہ سوئے اور میں ساتوں جاگوں [ب]یداری میں جان تک ہلکان کر دوں ۔ باپ کہے چلو ہمیں کیا ضرورۃ ہے خواہ مخواہ اسے خرچ دیں ۔ غرض سب کے دماغ میں آزادی کی ہوا سما[جا]ئے تو یہ کارخانہ دم میں تباہ ہو جائے ایسے ہی ایک دہریہ خیالات [وا]لے کا قول تھا کہ اسلام کے اس قدر احکام کی پابندی مشکل ہے ۔ میں نے [پو]چھا کیا تم میونسپلٹی کے قانون کی متابعت نہیں کرتے پولیس کے قانون کو [نہی]ں مانتے ۔ ضابطہ فوجداری کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتے ۔ [میون]سپلٹی کے رول کی قدر نہیں کرتے ۔ کیا تم طبی قوانین کا لحاظ نہیں [ر]کھتے کیا ان کا مجموعہ قرآن مجید سے بہت بڑا نہیں ہے ۔ تو وہ [چپ] تھا ۔ عیسائیوں کے دماغ میں آزادی سمائی ۔ تو شریعت کو

لعنت قرار دیا ۔ مگر ان کی سوسائٹی کے رول اس قدر ہیں کہ ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے ۔

ایک عالم نے سنہ سے ایک بستی جو بہت [illegible] کہ پہلے تو میں اس سے ڈرتا تھا ۔ مگر جوں جوں علم بڑھتا گیا ۔ تو یہ خشیۃ کم ہوتی گئی یہ اس لئے کہ ایسی کتابیں نہیں پڑھائی جاتیں جن سے خشیت بڑھے ۔

مدارس کے بارے میں تو یہ بحث مشن آگئی کہ کس مذہب کی کتاب پڑھائی جاوے میں کہتا ہوں انجیل کا ابتدا اور انتہا اور قرآن مجید کا ابتدا اور انتہا ہی دیکھ لو اور ان کا مقابلہ کرو ۔ ایک میں الحمد ایسی جامع دُعا ہے کہ دنیا اسکی مثل سے عاجز ہے اور اخیر تمام دکھوں سے بچنے کی راہ بتائی ۔ دوسری میں ایک نسب نامہ ہے ۔ جو اخلاق و روح کے لئے کچھ مفید نہیں اور اخیر میں یہ لکھا ہے کہ وہ پھانسی دیا گیا ۔ غرض علماء میں تو خشیۃ نہیں اور عوام کالانعام ان کے تابع ہوئے ۔ گدی نشینوں کی حالت اس سے ناگفتہ بہ ۔ امراء اپنی دولت میں مست ۔ پھر اخبار نویس ہیں ۔ وہ دوسروں کی اصلاح پر تو تیار ہیں مگر اپنی اصلاح کے لئے کوئی کہہ دے تو لڑنے کو تیار ہیں ۔ اور یہ نہیں سمجھتے ۔ جب تم کسی ناصح کی نصیحت کی قدر نہیں کرتے ۔ تو تمہارا کیا حق ہے کہ اپنی نصیحت کو منواؤ ۔

پس میں تمہیں تاکید کرتا ہوں ۔ کہ اپنی حد بندیوں کو نگاہ رکھو ۔ ہر وقت نفس کا محاسبہ کرتے رہو ۔ کل کے واسطے تم نے کیا تیاری کی ہے ۔

کچھ قدرت ثانی کے متعلق

گوجرات سے مجھے ایک خط ملا ۔ کہ یہاں کوئی حضرت ہیں قدرت ثانی بنتے ہیں ۔

میں حیران ہوں کہ ہمارے احباب نے ایک راستباز کا مقدس چہرہ دیکھا اس کے نشانات کو ملاحظہ کیا ۔ حقیقۃ الوحی کو پڑھا پھر وہ کیوں ایسے معمولی دعووں پر گھبرا اٹھتے ہیں اور کیوں انکار و تسلیم میں جلدی کرتے ہیں ۔ مطلق الہام یا خالی دعوے ہرگز قابل توجہ نہیں ۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ آج کل اسلام کے اندرونی و بیرونی دشمنوں سے کس قسم کے حربے کی ضرورت ہے اور اس کو چلانے والے کے لئے کس قدر قابلیت درکار ہے ۔ کیا محض ایسا شخص کافی ہو سکتا ہے ۔ جو اپنی صداقت کا نشان تمام انبیاء علیہم السلام کے طرز عمل کے خلاف تین چار مردوں کی طاقت دینا ٹھہرائے (کیونکہ انبیاء تو ترک شہوانی و غضبی کے گھٹانے کے لئے آتے ہیں) یا وہ جو ہر صبح اٹھ کر ایک دو رویا سناوے ۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ پہلے اپنی خدمات سے یہ تو ثابت کرے کہ میں اسلام کا خادم ہوں اور مخالفین میں اسلام پر یہ براہین قاطعہ و حجج ساطعہ غالب آکر دکھائے ۔ کہ میں اس کا اہل ہوں جہالت کا یہ حال ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ بھی نہ آتا ہے اور دعوے اس قدر عظیم ۔ الہامات تو بہت سنائے ۔ مگر عملی رنگ میں پورا ہو تا کبھی دکھائی نہ دے ۔

ہمیں کچھ ضرورت نہیں کہ ہم ایسے لوگوں کی خواہ مخواہ تکذیب کریں بلکہ خاموشی کے ساتھ ان کا انجام دیکھنا چاہیئے ۔ حضرت مسیح موعود کی کتب میں اپنے بیٹوں کی نسبت جو الفاظ ہیں ۔ کیا وہ یونہی سمجھے جا سکتے

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پراپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپکر شائع ہوا)

ترکیب

ہیں - پھر وصیت میں کیا ہمارے احباب نے نہیں پڑھا۔ تیری جماعت کے لئے تیری ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اس کے ذریعے سے حق ترقی کریگا اور کیا آپ لوگوں میں ایک امیر و مقتدا موجود نہیں جس پر خدا تعالیٰ نے فعلی رنگ میں حضور علیہ الصلوٰۃ کے الفاظ صادق کر کے ثابت کر دیا کہ میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو قدرت ثانی کے مظہر ہوں گے" کے مصداقوں میں سے ایک یہ ہی ہے وہ الفاظ یہ تھے۔ کہ نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا الخ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے اس کی مثال میں فرمایا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کیوقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ کی موت ایک بیوقت موت سمجھی گئی۔ ...... تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے موقعہ پر کس شخص نے جماعت کو سنبھالا؟ بس جس نے سنبھالا لامحالہ وہ بھی دوسری قدرت کے مظاہر میں سے ہے اور قدرت ثانی کا مصداق۔ اب تو یہ مدعیان قدرت ثانی خاموش رہے لیکن اب جب کہ مطلع صاف ہو گیا۔ مشکلات میں بہت کچھ کمی ہو کر جماعت کے لئے ایک کامیابی کی راہ کھل گئی ہے۔ تو یہ مدعی نکل آئے پھر سلسلہ کے صدر مقام کو چھوڑ کر یہ لوگ ادھر ادھر کیا آوارہ سے رہ رہے ہیں وہ یہاں آئیں اور اپنے تئیں محک امتحان پر زر خالص ثابت کریں - والسلام ۔

دُمدار ستّارہ سے دو تین باتیں

مدت سے میں نے ناظرین کی سمع خراشی نہیں کی اور غالباً اڈیٹر صاحب کی مرضی بھی یہ نہ ہو گی کہ میں ساکن سمندر میں خواہ مخواہ تلاطم پیدا کروں - لیکن میرے سر میں دماغ ہو اور دماغ میں سودا - پہلو میں دل ہے اور دل میں درد - پھر طبیعت کو اجرام سماوی سے خاص مناسبت ہو تو گاہے گاہے کوئی نہ کوئی خطا ہو ہی جاتی ہے یعنی فضاء سما کا جب کوئی عجیب لابھٹ کا مسافر مجھے نظر آتا ہے تو دو چار باتیں کر ہی لیتا ہوں چنانچہ علی الصباح افق مشرق پر نظر آنیوالے دنبالہ سے یہ مکالمہ ملاحظہ ہو - (اکمل)

دیدۂ حور میں ہے یہ - سرمۂ نورانی ہے ۔ یا کسی ہاتھ میں تسبیح سلیمانی ہے
شملہ دستار فضیلت کا - اسے - کہد یجے ۔ دُرّہ - اکرام شریعت کا اسے کہہ دیجے
شہپر باز تقدّس یہ نظر آتا ہے ۔ یا - کوئی پیک - لئے نامہ - ادہر آتا ہے
کون مقتل میں لئے تیغ و سِنان آتا ہے ۔ کونسی بزم میں یہ شعلہ زبان آتا ہے
کاٹتا دُور سے چکّر یہ کہاں سے آیا ؟ ۔ وہ جہان - دور ہے کتنا - یہ - جہان سے آیا
آجا - آجا - کہ نرالی ہے یہ صورت تیری ۔ میری آنکھوں میں کھبی جاتی ہے مورت تیری
آ - تجھے آنکھ کے پردے میں - بٹھالیتا ہوں ۔ آ مری جان تجھے سر پہ اُٹھالیتا ہوں
آ - مرے گھر میں چلا آ کہ مبارک تو ہے ۔ نوری مخلوق خداوند تبارک تو ہے
تو مبارک ہے - مبارک ہے مہورت تیری ۔ اس زمانے میں ہماٹ تھی ضرورت تیری
اُفق غرب پہ وُمدار ..... ستارا تو ہے ۔ چشم عرفان خداوند کا ..... تارا تو ہے
تو مجھے نور کا پُتلا جو نظر آتا ہے ؟ ۔ یہ خدا کے لئے بتلا کہ کدھر جاتا ہے
معرفت ہے یا شی مس کا ہے حق مجھے ۔ بادۂ وصلت محبوب کا ہے ذوق مجھے
مانتا ہوں تیری ہمت تیری جرأت نارے ۔ آفریں بول اُٹھے دیکھنے والے سارے
تو بڑی دُور سے دن رات سفر کر کر کے ۔ محفلِ "مہر جہانتاب" میں پہنچا مر کے
اور ابھی شوق کا یہ حال ہے نزدیک آئیں ۔ جس قدر ہو سکے آگے ہی بڑھتا جاؤں
جانتا ہوں کہ تیرے جی میں ارادہ کیا ہے ۔ اور تمنائے دلی اس سے نہ یادہ کیا ہے
بس یہی ہے کہ اسی نور میں مل جاؤں میں ۔ ایسا مل جاؤں کہ مل کر نہ کبھی آؤں میں
میں بھی اک رُوئے پُر انوار کا شیدائی ہوں ۔ میں بھی اک مہر ضیا بار کا شیدائی ہوں
دل سے آیا - کہ اس یار ازل تک پہنچوں ۔ جو دم نقد نہ پہنچوں تو اجل تک پہنچوں
آرزو ہے مرے دل میں بھی جو پوری ہو جائے ۔ صحبت نور سے یہ بندہ بھی نوری ہو جائے
قُرب حاصل ہو - ہٹ وُفد یہ دوری ہو جائے ۔ اور میسّر مجھے ہر وقت حضوری ہو جائے
نوری نور میں رہ جاؤں - تمنا ہے یہی ۔ ایسا جاؤں کہ نہ پھر آؤں - تمنا ہے یہی

مثل پروانہ - اسی رُخ پہ فدا ہو جاؤں
اپنی ہستی کو مٹا کر میں فنا ہو جاؤں

مدینۃ المسیح

(۱) اگرچہ مئی کا مہینہ ہے مگر رات کو خاصی سردی ہوتی ہے اور اس قسم کا جاڑا طاعونی اجرام کے بڑھنے میں بہت ہی خطرناک ہے اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرے (۲) ۲۳ - اپریل کو مسجد نور جس کا ایک کمرہ تیار ہو چکا ہے اس میں حضرت امیر المومنین نے بطور افتتاح عصر کی نماز پڑھائی اور وہیں درس قرآن سنایا جس کے اول میں راستبازوں کی صداقت کے نشانات اور ان کے سلسلہ کی ترقی اور اس مسجد کے موسّس علی التقویٰ ہونے کی شہادت دی۔ اور نہایت دردمند دل سے دُعا مانگی۔ کہ اس میں نماز پڑھنے والے مطہر و مزکّی ہوں (۳) قدمیں ایک دفعہ اس عاجز نے تحریک کی تھی کہ مسجد مبارک میں کلاک ہو اور مہمانخانہ میں نلکہ۔ کلاک کا انتظام تو مسٹر اے - ایس عربی نے کر دیا تھا اور نلکہ چودھری غلام حسین صاحب سٹیشن ماسٹر نے جو بہت مخلص احمدی ہیں - لگوا دیا۔ جس سے مہمانوں کو بہت آرام ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے - (۵) خاندان نبوت کے تمام ممبر بخیر و عافیت ہیں۔ صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب چند روز کے لئے لاہور تشریف لے گئے اور صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب امتحان انٹرنس پاس کر کے اب گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا کے علوم سے بہرہ وافی عطا فرمائے (۲) حضرت امیر المومنین کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے آپ کے بچے بخیر و عافیت ہیں۔ ننھے بچے کا نام عبد المنان رکھا گیا ہے - اللہم اسعدہ و بارک فی عمرہ - (۶) حضرت مولوی محمد علی صاحب ۲۸ - اپریل کو بغیر تشریف لے گئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصادق والمصدِّق والمصدوق

حضرت شیخ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں سورۂ زخرف کی تفسیر لکھتے ہوئے زیر آیۂ وانہ لعلم للساعۃ حضرت رسول اطہر کی حدیث دربارہ نزول عیسےٰ ابن مریم درج کرکے صادق رسول علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے صادق قول کی ایسے صاف اور کھلی ہوئی تشریح کی ہے۔ جو فی الحقیقت شرح نہیں۔ صادق کی تصدیق ہے۔ یہ دیکھکر ایک بے تعصب پاکدل شخص پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت شیخ اکبر کا یہ کام اللہ تعالےٰ سے وحی پانے والے انبیاء سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث شریف کے ظاہر لفظوں کو بہ وجہ ظاہر تاویل کرکے تقریباً سات سو سال کے بعد واقع ہونے والے امر کو اسکے پردوں اور حجابوں سے باہر نکالکر اصلی شکل میں ظاہر کر دینا بدون وحی الہی کے یا کھلے الہام کے ناممکن ہے۔ اور یہ تصدیق منکرین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حجت ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ قیل فی الحدیث ینزل علےٰ ثنیۃ من الارض المقدسۃ اسمہا افیق وبیدہ حربۃ یقتل بہا الدجال ویکسر الصلیب ویہدم البیع والکنائس ویدخل بیت المقدس والناس فے صلاۃ الصبح فیتاخر الامام فیقدمہ عیسےٰ علیہ السلام ویصلی خلفہ علےٰ دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔

اس کا مطلب آپ اللہ تعالےٰ سے الہام پاکر یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ایک پاک مولود اپنی وقت میں روحانیت اور صفات عیسےٰ ابن مریم کا بطور بروز کے مظہر ہوگا۔ جو اس کی طہارت کی حالت میں پہونچنے سے پیدا ہوگا۔ جسکا قالب عنصری طینت طاہرہ سے پیدا کیا جاویگا۔ اور وہ الہی قدرت و شوکت کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ ... غلبہ پانے والے ... دجال بد عقیدہ ... غلبہ پاویگا۔ اور ادیان مختلفہ کو رفع کریگا۔ یعنے باعتبار اصلیت کے ادیان مختلفہ کو منجانب اللہ ثابت کرکے ... عوام کے انکی نشان کو مرفوع اور باعتبار ... ان کو رفع کریگا۔ اور اللہ تعالےٰ کی جانب ... قوم محمدی پر سرفراز ہوگا۔ اور اس کے مبارک عہد میں جو آخری ہزار کا شروع ہوگا توحید پر استقامت پیدا ہوگی۔ اور جو شخص قائم بالدین یعنے باعتبار دین و دیانت کے ممتاز ہوگا۔ وہ نائب الرسول سمجھکر سب پر اسکو ترجیح دیکر اس کی اطاعت و اقتدا کریگا۔ اور باوجود عیسےٰ ابن مریم کا بروز ہونیکے اور نبوت کے عہدہ پر ممتاز ہونیکے ہر چند غافلوں کو خدا تعالےٰ کا

دیدار دکھلانا اور جلال الہی سے ڈرانا اور قیامت کبریٰ احوال جتلانا اور عیانی توحید سکھلانا اوس کی تعلیم کا گُر ہوگا۔ مگر ظاہر شرع سے بوجہ متابعت مصطفوی کے ذرا بھر کجی نہ جاویگا۔ اور نہ جانے دیگا۔ اور وہ مہدی اور عیسیٰ دونو عہدوں کا منصبدار ہوگا۔ کہ حدیث میں آچکا ہے کہ لا مہدی الا عیسیٰ ابن مریم۔

اب انصاف کرنیوالے انصاف کریں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عکسی تصویر اوس زمانہ کے اعتبار سے ہے یا نہ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ اور رضی اللہ عنہ کا اجمالی حال بھی اسمیں موجود ہے۔ اور یقیناً بدون ذات بابرکات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کوئی اوسکا مصداق نہیں ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ صادق رسول اکرم اور مصداق و مصدوق یعنی حضرت امام اعظم کے درمیان مصدق کا زمانہ زندگی مقدر ہوا ہے۔ یہ بھی اسرار الہی میں سے ایک سر ہے۔ کہ صادق نے بہ مصلحت ایمان بالغیب ایک پیشگوئی مطابق سنت جاریہ کے پردوں اور حجابوں کے ساتھ ظاہر فرمائی اور ساتویں صدی میں ایک ایسے شخص نے جس کی باتیں پردہ دار بھی ہیں۔ اور بے پردہ بھی حجاب اٹھا دیا۔ اور چودھویں صدی میں وہ چودھویں کا چاند بعینہ اوسیطرح ظاہر ہوا علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ اگرچہ اس مطلب کے اظہار میں عاجز حضرت مصدق کے الفاظ اور اونکے معانی سے باہر نہیں نکلا۔ مگر تاوقتیکہ اصل عبارت درج نہ ہوگی ناظرین کا شک رفع نہ ہوگا۔ لہذا اصل عبارت درج کرتا ہوں۔

فالثنیۃ المسماۃ بافیق اشارۃ الی مظہرہ الذی یتجسد فیہ (التجسد ...) والارض المقدسۃ الی المادۃ الطاہرۃ التی یتکون منہا جسدہ والحربۃ اشارۃ الی صورۃ القدرۃ والشوکۃ التی یظہر فیہا وقتل الدجال بہا اشارۃ الی غلبتہ علی المتغلب المضل الذی یخرج فی زمانہ وکسر الصلیب وھدم البیع والکنائس اشارۃ الی رفعہ للادیان المختلفۃ ودخولہ بیت المقدس اشارۃ الی وصولہ الی مقام الولایۃ الذاتیۃ فی الحضرۃ الالٰہیۃ الذی ھو مقام القطب وکون الناس فے صلوٰۃ الصبح اشارۃ الی اتفاق المحمدیین علی الاستقامۃ فی التوحید عند طلوع صبح یوم القیامۃ الکبری بظہور نور شمس الوحدۃ وتاخر الامام اشارۃ الی شعور القائم بالدین المحمدی فی وقتہ بتقدمہ علی الکل فی الرتبۃ لمکان قطبیۃ وتقدیم عیسےٰ علیہ السلام ایاہ واقتداءہ بہ علے الشریعۃ المحمدیۃ اشارۃ الی متابعتہ للملۃ المصطفویۃ وعدم تغییرہ للشرائع وان کان یعلمہم التوحید العیانی ویعرفہم احوال القیامۃ الکبریٰ وطلوع الوجہ الباقی ھذا اذا کان المہدی عیسےٰ ابن مریم علےٰ ماروی فے الحدیث لا مہدی الا عیسےٰ ابن مریم۔ انتہی۔

منکرین کی فطرت سے اگرچہ امید کم ہے۔ کہ وہ اس سے فائدہ اٹھاویں اور انکار اور سنت الاولین کو چھوڑ دیویں مگر طالبان حق اور متردین کے واسطے یہ تشریح و تصدیق بفضلہ تعالےٰ چراغ راہ کا کام دیگی۔ اور مومنین کیواسطے ایسی نعمت جو شکر نعمت کا کام بھی دیگی لیزدادوا ایماناً مع ایمانہم۔ اور ساتھ ہی بدزبانوں کے لئے جو حضرت شیخ اکبر کو شیخ اکفر کہتے ہیں۔ لگام بنکر انکو ادب کے راستہ پر چلا دیگی وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

راقم خاکسار غلام احمد اختر از اوچ ریاست بہاولپور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آنحضرت صلعم کا فرمان اور علامات آخر الزمان

بخاری کی کتاب فرض الخمس میں ہے۔ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وہو فی قبۃ من ادم فقال اعدد ستا بین یدی الساعۃ موتی ثم فتح بیت المقدس ثم موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرجال مائۃ دینار فیظل ساخطاً ثم فتنۃ لا یبقی بیت من العرب الا دخلتہ ثم ھدنۃ تکون بینکم وبین بنی الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین غایۃ تحت کل غایۃ اثنا عشر الفاً (دیکھو باب ما یحذر من الغدر قول اللہ تعالیٰ وان یریدوا ان یخدعوک فان حسبک اللہ الآیۃ) اس حدیث میں جناب فخر موجودات و سرور کائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات نے ان چھ علامات کا قبل از قیامت ظاہر ہونا بیان فرمایا جن کی نسبت شارحین نے لکھا ہے۔ کہ پانچ علامتیں تو آنجناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے حضرت عثمانؓ کے زمانہ تک یکے بعد دیگرے

چند سلسلہ میں ظاہر ہو چکی ہیں۔ لیکن چھٹی علامت زمانہ مہدی میں ظاہر ہوگی چنانچہ شیخ الاسلام شرح بخاری صفحہ ۲۰ میں ہے۔ "این قصہ در زمانہ مہدی خواہد شد"۔ و نہیں ایسے بھائیوں کی خدمت میں جو اس قصہ کے منتظر ہیں۔ مضمون حدیث پر غور کرنیکے لئے درخواست کرتا ہوں کہ ارباب معنی ہو کر تدبر فرما دیں کہ کیا ہمارا زمانہ وہی زمانہ نہیں۔ جس کی نسبت آج سے تیرہ سو برس پہلے جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم ان چھ علامات میں ذکر فرما چکے ہیں۔ جب ہم ایک طرف آپ کے ارشاد موتان پڑھتے ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کے اس اعتقاد پر (کہ افضل الانبیاء تو زمین کے نیچے مگر عیسٰی جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر پھر حضرت موسیٰ کی امت میں تو نبی لیکن مثیل موسیٰ کی امت میں مدعی الہام کافر) نظر کرتے ہیں تو موتان کے معنے روز روشن کیطرح ظاہر ہو جاتے ہیں۔ دوسری علامت فتح بیت المقدس ہے جس کا ظہور خدا کے فضل سے ہمارے زمانہ میں ہو چکا اور یہ سب موجود ہونے چھٹی علامت کے اس وعدہ کے مطابق جو اللہ تعالےٰ نے آیۃ فان حسبک اللہ میں فرمایا ضرور تھا کہ یہ فتح ہی ہو۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اسلام کے لئے دو فتحین مقرر کر رکھی تھیں پہلی فتح یوم بدر ہے۔ اور دوسری فتح مسیح موعود کا زمانہ ہے یعنی چودھویں صدی۔ جس وقت کہ بموجب آیۃ لعضهم یومئذ یموج فی بعض اور حسب حدیث فیأ تو نکم تحت ثمانین غایۃ اسلام و اہل اسلام کے استیصال کے لئے کتب و رسائل کی توپ بندوقوں میں اعتراضات و شبہات کا گولہ بارود اڑنے لگیگا تو اوس وقت محافظ اسلام مرسل رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے وعدہ کے مطابق جناب مظہر سید العرب والعجم بروز رسول اکرم یعنی حضرت سلطان القلم کو مبعوث فرمائیگا۔ جنکی تیغ قلم کا چمکار دور دور کے ملک و امصار میں ہو کر خرمن اعتراضات پر بجلی کیطرح گریگا۔ اور میدان مناظرہ میں اس کی طبع کا نقرہ جو براہین توحید کے آلات سے مزین ہوگا۔ علم لدنی کے زور سے ایسی خوشخرامی اور تیز گامی دکھائیگا جسکو دیکھ کر شرک کا شبدیز اپنے پادشاہ الوہیت مسیح کو میدان میں چھوڑ کر بھاگ نکلیگا۔ اور عقلی نقلی دلائل کے تیز خنجر سے اوسکا کام تمام کیا جاویگا۔ اور وہ جو تمام انبیاء کی اصل تعلیم یعنے توحید کا مقدس گھر یا دار الخلافہ ہے۔ اور افواج دعوت مرسلان خدا کا قبلۂ مقصود ادس سے اوہام باطلہ اور عقاید فاسدہ کا لشکر اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کے عہد سعادت مہد میں نکالدیا جاوے گا۔ اور غنایم برکات و خیرات و ترقیات عالیہ غازیان دین و سربازان شرع متین کے ہاتھ آئیگی یکمزاد ضلالت کے ملک میں ایمان اور ہدایت کے جھنڈے لہرانے لگینگے۔ اسلامی جج دابراہین کے توپ خانے الٰہی معرفت و اسرار کے خزانے لیکر تمام ممالک مذاہب میں دورہ کرینگے۔ بنا ہائے فسانہ و قصص کو گرا کر مردہ زمین عقیدہ میں وحی الہام کے پانی سے زندگی اور یقین کا بیج بویا جائیگا۔ جسکو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ فسبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی۔ فتدبر۔

تیسری علامت موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ہے یعنے وبائے قعاص سے بھیڑ بکریاں ہلاک ہوتی ہیں۔ انسان وبائے طاعون سے ہلاک ہوں گے چنانچہ طاعون قعاص دونوں کا نظارہ اسوقت ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ جس سے ادہر کنبے کے کنبے اور ادہر ریوڑوں کے ریوڑ تباہ ہو گئے۔ ہمارے علاقہ میں سنہ ۱۹۰۲ء کی طاعون سنہ ۱۹۰۷ء کا ہیضہ اور طاعون بخار شغو سنہ ۱۹۰۹ء کی قعاص ایک عمدا زمن کیلئے نہایت ہی عبرتناک واقعات ہیں۔ چونکہ ایسا تباہ کن عذاب بموجب آیۃ ما کنا معذبین حتی نبعث رسولا بغیر تکذیب کسی مامور من اللہ کے نہیں آتا۔ اس لیئے اس آخری زمانہ کے مصلح (مہدی معہود و مسیح موعود) کا موجود ہونا بھی ثابت ہو گیا۔ چوتھی علامت استفاضۃ المال ہے۔ یہ علامت بھی روز روشن کیطرح ظاہر ہے۔ کبھی وہ زمانہ تھا۔ کہ پانچ چھ روپیہ ماہوار پر آدمی کو خوشی ہوتی یا یہ زمانہ ہے کہ سیکڑوں روپے ماہوار پر لوگ ناراض ہیں۔ پانچویں علامت فتنہ ہے جسکا بیان بخاری کی ایک اور حدیث میں اسطرح ہے۔ قال رئیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشیر الی المشرق فقال ان الفتنۃ ھھنا الخ۔ جس سے معلوم ہوا کہ مشرق کے ملک میں کوئی ایسی قوم ظاہر ہوگی۔ جو اسلام کیلئے موجب فتنہ ہوگی۔ جیسا کہ قوم آریہ یہاں عرب سے مراد اسلام ہے جیسا کہ حدیث یاجوج ماجوج میں ویل للعرب سے مراد باتفاق تمام علماء خاص عرب ہی نہیں۔ چھٹی علامت ہُدنہ یعنے بنی اصفر سے صلح اور پھر ان کا بڑے بڑے لشکروں سے اسلام پر حملہ کرنا ہے۔ اس علامت کے اخیر بیان کرنے میں وہی نکتہ ہے۔ جو ولا الضالین اور والناس میں حضرت اقدس نے بیان فرمایا۔ اس علامت کا ظہور کالشمس فی النہار ہے لیکن متعصب اور ظاہر پرست گروہ خفاش کیطرح جسکو تاریکی سے محبت و پیار ہے۔ باوجود ہزار بار سمجھانیکے ابھی تک برسر انکار ہے۔ بنی اصفر سے ہماری صلح اظہر و آشکار ہے۔ کہ جو تمہاری کتاب یا رسالہ یا اخبار ہے۔ ہر ایک میں تمہاری طرف سے قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئاً۔ ہی کی دعوت و پکار ہے دیکھو کس صلح اور صفائی سے ہم لوگ دولت توحید کو جو مدار دین دنیا کی مدار ہے۔ اپنے بھائیوں یعنے مسیحی قوم کے دامن میں ڈالتے ہیں جو اس دولت سے مفلس و نادار ہے۔ لیکن اس کے عوض میں ان لوگوں کا ہم سے یہ سلوک الوہیت مسیح و تثلیث کا مسئلہ جو بالکل ہی ناقابل اعتبار ہے۔ اس کے منوانے کیلئے ہمارے مقابلہ میں یہ اتنا بڑا لشکر تیار ہے۔ جو ہمارے اور ہماری ذریت کے قتل کیواسطے سرگرم کیا پیادہ اور کیا سوار ہے۔ اب یک منصف انصاف کرے کہ کون غدار اور کون وفادار ہے حدیث میں جو اسی جھنڈوں اور ہر ایک جھنڈا میں بارہ ہزار کا شمار ہے۔ مراد اس سے حسب محاورہ کلام عرب کے صرف انکی بہتات و کثرت کا اظہار ہے۔ پس ان چھ علامات میں جو ذکر دارکار ہے۔ تمہارے بیرونی و اندرونی مخالفوں کے لئے تمہدوم خادم کی (اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار ان پر رحمتیں ہوں) صداقت کا ایک کافی انبار ہے۔ ہمارا کام ہے سنا دینا آگے ہدایت کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار ہے۔

کرم داد - دوالمیال ضلع جہلم

نظم مبارک

صد در رحمت بروئے مصطفےٰ بکشادہ اند
تاج عزت بر سرش در انبیاء بنہادہ اند

بو بصد نقشش غلامے ہم عمر چون چاکرے
ہست عثمان خادمے ہم مرتضیٰ دلدادہ اند

رحمۃ للعالمینی یا محمد مصطفےٰ
اینہمہ قدوسیاں در خدمتت استادہ اند

اے خدا محفوظ دارم از برائے مصطفےٰ
اندرین دور زماں ہر جا مفاسد زادہ اند

جود و احسانِ خودت را صرفہ شان کن رحیم
کز عقیدت از مسیحا مست جام بادہ اند

آنکہ او از اتباع مصطفےٰ نورے گرفت
وایں زمانش بر سر کرسی او جا دادہ اند

ہم ناقلان ناسپاسانزا نہ علم و ہدی
کز سر جہل و غوائیت منحرف از جادہ اند

از سر نخوت نمے آرند روئے خود بحق
واز خطا دانند خود را سر بسر آزادہ اند

ظاہر شان ہمچو مردان باطن شان چوں زنان
صورت زمی نمایند و بسیرت مادہ اند

کس نمے فہمد کز ندے راکہ از دو ناں رسید
نابلد نابخردان ہم ناسزا و سادہ اند

دار ہا تم از کمند نفس و شیطان لعین
بہرہ اغوا و من ایشاں بر سرم آمادہ اند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصادق والمصدق والمصدوق

حضرت شیخ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں سورۃ زخرف کی تفسیر لکھتے ہوئے زیر آیۃ وانہ لعلم للساعۃ حضرت رسول اطہر کی حدیث دربارہ نزول عیسٰے ابن مریم درج کرکے صادق رسول علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے صادق قول کی ایسے صاف اور کھلی ہوئی تشریح کی ہے۔ جو فی الحقیقت شرح نہیں۔ صادق کی تصدیق ہے۔ یہ دیکھ کر ایک بے تعصب پاکدل شخص پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت شیخ اکبر کا یہ کام اللہ تعالےٰ سے وحی پانے والے انبیاء سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث شریف کے ظاہر لفظوں کو بوجہ ظاہر تاویل کرکے تقریباً سات سو سال کے بعد واقع ہونے والے امر کو اسکے پردوں اور حجابوں سے باہر نکالکر اصلی شکل میں ظاہر کر دینا بدون وحی الٰہی کے یا کھلے الہام کے ناممکن ہے۔ اور یہ تصدیق منکرین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حجت ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ قیل فی الحدیث ینزل علیٰ ثنیۃ من الارض المقدسۃ اسمہا افیق وبیدہ حربۃ یقتل بہا الدجال ویکسر الصلیب ویہدم البیع والکنائس ثم یدخل بیت المقدس والناس فی صلاۃ الصبح فیتاخر الامام فیقدمہ عیسٰے علیہ السلام ویصلی خلفہ علیٰ دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔

اس کا مطلب آپ اللہ تعالےٰ سے الہام پاکر یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ایک پاک مولود اپنی وقت میں روحانیت اور صفات عیسٰے ابن مریم کا بطور بروز کے مظہر ہوگا۔ جو اس طہارت کی حالت میں پیدا ہونے سے بڑا ہوگا۔ جسکا کالبد عنصری طینت طاہرہ سے پیدا کیا جاویگا۔ اور وہ الٰہی قدرت اور شوکت کے ساتھ ظاہر ہوکر اپنے زمانہ کے پیشوا جنہیں جا بز غلبہ پانے والے متصل دجال بدعقیدہ اور مابعد غلبہ پا دیگا۔ اور ادیان مختلفہ کو رفع کریگا۔ یعنے باعتبار اصلیت کے ادیان مختلفہ کو منجانب اللہ ثابت کرکے بر خلاف مزعوم عوام کے انکی نشان کو مرفوع اور باعتبار حالات موجودہ کے ان کو رفع دفع کریگا۔ اور اللہ تعالےٰ کی جانب سے مقام قطبیت پر بعد بحیثیت قطب اس نے مقام محمدی پر سرفراز ہوگا۔ اور اس کے مبارک عہد میں جو آخری ہزار کا شروع ہوگا توحید پر استقامت پیدا ہوگی۔ اور جو شخص قائم بالدین یعنے باعتبار دین دیانت کے ممتاز ہوگا۔ وہ نائب الرسول سمجھکر سب پر اسکو ترجیح دیکر اس کی اطاعت واقتدا کریگا۔ اور باوجود عیسٰے ابن مریم کا بروز ہونیکے نبوت کے عہدہ پر ممتاز ہونیکے ہر چند غافلوں کو خدا تعالےٰ کا دیدار دکھلانا اور جلال الٰہی سے ڈرانا اور قیامت کبریٰ احوال جتلانا اور عیانی توحید سکھلانا اس کی تعلیم کا گر ہوگا۔ مگر ظاہر شرع سے بوجہ متابعت مصطفوی کے ذرا باہر بھی نہ جاویگا۔ اور نہ جانے دیگا۔ اور وہ مہدی اور عیسٰی دونو عہدوں کا منصبدار ہوگا۔ کہ حدیث میں آچکا ہے کہ لا مہدی الا عیسٰی ابن مریم۔

اب انصاف کرنیوالے انصاف کریں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عکس تصویر اوس زمانہ کے اعتبار سے ہے یا نہ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ ارضاہ عنہ کا اجمالی حال بھی اسمیں موجود ہے۔ اور یقیناً بدون ذات بابرکات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کوئی اوسکا مصداق نہیں ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ صادق رسول اکرم اور مصداق ومصدوق یعنی حضرت امام اعظم کے درمیان مصدق کا زمانہ زندگی مقدر ہوا ہے۔ یہ بھی اسرار الٰہی میں سے ایک سر ہے۔ کہ صادق نے بمصلحت ایمان بالغیب ایک پیشگوئی مطابق سنت جاریہ کے پردوں اور حجابوں کے ساتھ ظاہر فرمائی اور ساتویں صدی میں ایک ایسے شخص نے جس کی باتیں پردہ دار بھی ہیں۔ اور بے پردہ بھی حجاب اٹھا دیا۔ اور چودھویں صدی میں وہ چودھویں کا چاند بعینہ اوسیطرح ظاہر ہوا۔ علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ اگرچہ اس مطلب کے اظہار میں عاجز حضرت مصدق کے الفاظ اور اونکے معانی سے باہر نہیں نکلا۔ مگر تاوقتیکہ اصل عبارت درج نہ ہوگی ناظرین کا شک رفع نہ ہوگا۔ لہٰذا اصل عبارت درج کرتا ہوں۔

فالثنیۃ المسماۃ افیق اشارۃ الی مظہرہ الذی یتجلی فیہ والحربۃ ... والارض المقدسۃ الی المادۃ الطاہرۃ التی یتکون منہا جسدہ والحربۃ اشارۃ الی صورۃ القدرۃ والشوکۃ التی یظہر فیہا وقتل الدجال بہا اشارۃ الی غلبتہ علی المتغلب المضل الذی یخرج ہو فی زمانہ وکسر الصلیب وہدم البیع والکنائس اشارۃ الی رفعہ للادیان المختلفۃ ودخولہ بیت المقدس اشارۃ الی وصولہ الی مقام الولایۃ الذاتیۃ فی الحضرۃ الالٰہیۃ الذی ہو مقام القطب وکون الناس فی صلوٰۃ الصبح اشارۃ الی اتفاق المحمدیین علی الاستقامۃ فی التوحید عند طلوع صبح یوم القیامۃ الکبریٰ بظہور نور شمس الوحدۃ وتاخر الامام اشارۃ الی شعور القائم بالدین المحمدی فی وقتہ بتقدمہ علی الکل فی الرتبۃ لمکان قطبیۃ وتقدیم عیسٰے علیہ السلام اباہ واقتداءہ بہ علی الشریعۃ المحمدیۃ اشارۃ الی متابعتہ للملۃ المصطفویۃ وعدم تغییرہ للشرائع وان کان یعلمہم التوحید العیانی ویعرفہم احوال القیامۃ الکبریٰ وطلوع الوجہ الباقی ہذا اذا کان المہدی عیسٰے ابن مریم علیٰ ماروی فی الحدیث لا مہدی الا عیسٰے ابن مریم۔ انتہٰی۔

منکرین کی فطرت سے اگرچہ امید کم ہے۔ کہ وہ اس سے فائدہ اٹھاویں اور انکار اور سنت الاولین کو چھوڑ دیویں مگر طالبان حق اور متردین کے واسطے یہ تشریح وتصدیق بفضلہ تعالےٰ چراغ راہ کا کام دیگی۔ اور مؤمنین کیواسطے ایسی نعمت جو شکر نعمت کا کام ہی دیگی لیزدادوا ایماناً مع ایمانہم۔ اور ساتھ ہی بدزبانوں کے لئے جو حضرت شیخ اکبر کو شیخ اکفر کہتے ہیں۔ لگام بنکر انکو ادب کے راستہ پر چلا دیگی وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

راقم خاکسار غلام احمد اختر از اوچ ریاست بہاولپور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آنحضرت صلعم کا فرمان اور علامات آخر الزمان

بخاری کی کتاب فرض الخمس میں ہے۔ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وہو فی قبۃ من ادم فقال اعدد ستاً بین یدی الساعۃ موتی ثم فتح بیت المقدس ثم موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرجل مائۃ دینار فیظل ساخطاً ثم فتنۃ لا یبقی بیت من العرب الا دخلتہ ثم ہدنۃ تکون بینکم وبین بنی الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین غایۃ تحت کل غایۃ اثنا عشر الفاً (دیکھو باب ما یحذر من الغدر قول اللہ تعالیٰ وان یریدوا ان یخدعوک فان حسبک اللہ الآیۃ) اس حدیث میں جناب فخر موجودات سرور کائنات علیہ افضل الصلات واکمل التحیات نے ان چھ علامات کا قبل از قیامت ظاہر ہونا بیان فرمایا جن کی نسبت شارحین نے لکھا ہے۔ کہ پانچ علامتیں تو آنجناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے حضرت عثمانؓ کے زمانہ تک یکے بعد دیگرے

چند سلسلہ میں ظاہر ہو چکی ہیں۔ لیکن چھٹی علامت زمانہ مہدی میں ظاہر ہوگی چنانچہ شیخ الاسلام شرح بخاری صفحہ ۲۵ میں ہے۔ "این قصہ در زمانہ مہدی خواہد شد" ۔ ویں ایسے بھائیوں کی خدمت میں جو اس قصہ کے منتظر ہیں۔ مضمون حدیث پر غور کرنیکے لئے درخواست کرتا ہوں کہ ارباب معنی ہوکر تدبر فرمادیں کہ کیا ہمارا زمانہ وہی زمانہ نہیں۔ جس کی نسبت آج سے تیرہ سو برس پہلے جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم ان چھ علامات میں ذکر فرما چکے ہیں۔ جب ہم ایک طرف آپ کے ارشاد موتی پڑھتے ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کے اس اعتقاد پر (کہ افضل الانبیاء تو زمین کے نیچے مگر عیسٰے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر پھر حضرت موسٰی کی امت میں تو نبی لیکن مثیل موسٰی کی امت میں مدعی الہام کافر) نظر کرتے ہیں تو موتی کے معنے روز روشن کیطرح ظاہر ہو جاتے ہیں۔ دوسری علامت فتح بیت المقدس ہے۔ جس کا ظہور خدا کے فضل سے ہمارے زمانہ میں ہو چکا اور بہ سبب موجود ہونے چھٹی علامت کے اس وعدہ کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے آیۂ فان حسبک اللہ میں فرمایا ضرور تھا کہ یہ فتح ہی ہو تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے دو فتحین مقرر کر رکھی تہیں پہلا فتح یوم بدر ہے۔ اور دوسری فتح مسیح موعود کا زمانہ ہے یعنی چودہویں صدی جسوقت کہ بموجب آیۂ لعضہم یومئذ یموج فی بعض اور حسب حدیث فیا تونکم تحت ثمانین غایۃ اسلام اور اہل اسلام کے استیصال کے لئے کتب و رسائل کی توپ بندوقوں میں اعتراضات و شبہات کا گولہ بارود اڑنے لگیگا تو اوسوقت محافظ اسلام مرسل رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے وعدہ کے مطابق جناب مظہر سید العرب والعجم بروز رسول اکرم اعنی حضرت سلطان القلم کو مبعوث فرمائیگا۔ جنکی تیغ قلم کا چمکار دور دور کے ملک و امصار میں ہو کر خرمن اعتراضات پر بجلی کیطرح گریگا۔ اور میدان مناظرہ میں اس کی طبع کا نقرہ جو براہین توحید کے آلات سے مزین ہوگا۔ علم لدنی کے زور سے ایسی خوشخرامی اور تیز گامی دکہائیگا جسکو دیکھ کر شرک کا شہ سوار یعنے پادشاہ الوہیت مسیح کو میدان میں چھوڑ بھاگ نکلیگا۔ اور عقلی نقلی دلائل کے تیز خنجر سے اوسکا کام تمام کیا جاویگا۔ اور وہ جو تمام انبیاء کی اصل تعلیم یعنے توحید کا مقدس گہر یا دار الخلافہ ہے۔ اور افواج دعوت مرسلان خدا کا قبلۂ مقصود ہے اوس سے اوہام باطلہ اور عقائد فاسدہ کا لشکر اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کے عہد سعادت مہد میں نکالدیا جاوے گا۔ اور غنائم برکات و خیرات و ترقیات عالیہ غازیان دین و سربازان شرع متین کے ہاتھ آئینگی بکفر اور ضلالت کے ملک میں ایمان اور ہدایت کے جھنڈے لہرانے لگینگے۔ اسلامی مجاہدین کے توپ خانے الٰہی معرفت و اسرار کے خزانے لیکر تمام ممالک مذاہب میں دورہ کرینگے۔ بنا ہائے فسانہ و قصص کو گرا کر مردہ زمین عقیدہ میں وحی الہام کے پانی سے زندگی اور یقین کا بیج بویا جائیگا۔ جسکو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ فسبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی۔ فتدبر۔

تیسری علامت موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ہے۔ یعنے وبائے قعاص سے بھیڑ بکریاں ہلاک ہوتی ہیں۔ انسان وبائے طاعون سے ہلاک ہوں گے چنانچہ طاعون قعاص دونوں کا نظارہ اسوقت ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ جس سے ادہر کنبے کے کنبے اور اودہر ریوڑوں کے ریوڑ تباہ ہو گئے۔ ہمارے علاقہ میں سنہ ۱۹۰۲ء کی طاعون سنہ ۱۹۰۷ء کا ہیضہ اور طاعون بارش سنہ ۱۹۰۹ء کی قعاص ایک عذاب کیلئے نہایت ہی عبرتناک واقعات ہیں چونکہ ایسا تباہ کن عذاب بموجب آیۂ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا بغیر تکذیب کسی مامور من اللہ کے نہیں آتا۔ اس لئے اس آخری زمانہ کے مصلح (مہدی معہود و مسیح موعود) کا موجود ہونا بھی ثابت ہوگیا۔ چوتھی علامت - استفاضۃ المال ہے۔ یہ علامت بھی روز روشن کیطرح ظاہر ہے۔ کبھی وہ زمانہ تہا۔ کہ پانچ چھ روپیہ ماہوار پر آدمی کو خوشی ہوتی یا یہہ زمانہ ہے کہ سیکڑوں روپے ماہوار پر لوگ ناراض ہیں۔ پانچویں علامت فتنہ ہے جسکا بیان بخاری کی ایک اور حدیث میں اسطرح ہے۔ قال رئیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشیر الی المشرق فقال ان الفتنۃ ھھنا الخ۔ جس سے معلوم ہوا کہ مشرق کے ملک میں کوئی ایسی قوم ظاہر ہوگی۔ جو اسلام کیلئے موجب فتنہ ہوگی۔ جیسا کہ قوم آریہ یہاں عرب سے مراد اسلام ہے جیسا کہ حدیث یاجوج ماجوج میں ویل للعرب سے مراد باتفاق تمام علماء خاص عرب ہی نہیں۔ چھٹی علامت ہدنہ یعنے بنی اصفر سے صلح اور پہران کا بڑے بڑے لشکروں سے اسلام پر حملہ کرنا ہے۔ اس علامت کے اخیر بیان کرنے میں وہی نکتہ ہے۔ جو ولا الضالین اور والناس میں حضرت اقدس نے بیان فرمایا۔ اس علامت کا ظہور کالشمس فی النہار ہے لیکن متعصب اور ظاہر پرست گروہ خفاش کیطرح جسکو تاریکی سے محبت و پیار ہے۔ باوجود ہزار بار سمجہانیکے ابھی تک برسر انکار ہے۔ بنی اصفر سے ہماری صلح اظہر و آشکار ہے۔ کہ جو تمہاری کتاب یا رسالہ یا اخبار ہے۔ ہر ایک میں تمہاری طرف سے قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئاً۔ ہی کی دعوت و پکار ہے دیکھو کس صلح اور صفائی سے ہم لوگ دولت توحید کو جیپر دین دنیا کی مدار ہے۔ اپنے بھائیوں یعنے مسیحی قوم کے دامن میں ڈالتے ہیں جو اس دولت سے مفلس و نادار ہے۔ لیکن اس کے عوض میں ان لوگوں کا ہم سے یہ سلوک الوہیت مسیح و تثلیث کا مسئلہ جو بالکل ہی ناقابل اعتبار ہے۔ اس کے منوانے کیلئے ہمارے مقابلہ میں یہ اتنا بڑا لشکر تیار ہے۔ جو ہمارے اور ہماری ذریت کے قتل کیواسطے سرگرم کیا پیادہ اور کیا سوار ہے۔ اب یک منصف انصاف کرے کہ کون غدار اور کون وفادار ہے حدیث میں جو اسی ۸۰ جھنڈوں اور ہر ایک جھنڈا میں بارہ ہزار کا شمار ہے۔ مراد اس سے حسب محاورہ کلام عرب کے صرف اونکی بہتائت و کثرت کا اظہار ہے۔ پس ان چھ علامات میں جو ذکر دادکار ہے۔ ہمارے بیرونی و اندرونی مخالفوں کے لئے مہدوم خادم کی (اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار انپر رحمتیں ہوں) صداقت کا ایک کافی اشتہار ہے۔ ہمارا کام ہے سنا دینا آگے ہدایت کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار ہے۔

کرم داد - دوالمیال ضلع جہلم

نظم مبارک

صد در رحمت بروئے مصطفےٰ بکشادہ اند
تاج عزت بر سرش در انبیاء بنہادہ اند

بو دصدیقش غلامے ہم عمر چون چاکرے
ہست عثمان خادمش ہم مرتضےٰ دلدادہ اند

رحمۃ للعالمینی یا محمد مصطفےٰ
اینہمہ قدوسیاں در خدمتت استادہ اند

اے خدا محفوظ دارم از برائے مصطفےٰ
اندرین دور زماں ہر جا مفاسد زادہ اند

جود و احسان خود ترا صرفۂ شان کن رحیم
کز عقیدت از مسیحا مست جام بادہ اند

آنکہ او از اتباع مصطفےٰ نورے گرفت
واین زمانش بر سر کرسیٔ او جا دادہ اند

ہم ناقان ناسپاسا نزاں علم و ہدی
کز سر جہل و غوائیت منحرف ازحادہ اند

از سر نخوت نے آرند روئے خود بحق
وازخطا دانند خود را سر بسر آزادہ اند

ظاہر شان ہمچو مردان باطن شان چون زنان
صورت نرمی نمائیند و بسیرت مادہ اند

کس نے فہمد گزندے راکہ از دوناں رسید
نابلد تا بخبران ہم ناسزا و سادہ اند

دار ہا نم از کمند نفس و شیطان لعین
بہرہ اغوا دمن ایشاں برسوم آمادہ اند

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں حضرت مرزا صاحب کیا فرماتے ہیں

ایک سائل کے خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی نصرہ اللہ العزیز نے لکھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ثم الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والرحمۃ والسلام والبرکات علی محمد خاتم النبیین الی یوم الدین۔ آمین

اما بعد

ہر ایک کلام کے لئے ضرور ہے کہ مصنف کی کلام کو ملاحظہ کیا جاوے اگر اعتراض یا فہم مقصود ہو۔ اسلام پر اعتراض کرتے ہوں۔ تمام مسلمانوں کی کتابیں لیکر اعتراض مناسب ہیں۔ بلکہ اس معاملہ میں قرآن کریم اور احادیث صحیح پر نظر رہے۔ جس کلام پر اعتراض ہے وہ ایک معمولی مضمون نگار ہے وہ مضمون بسبب اپنے کم دور رہونے کے روک دیا گیا۔ صرف نمبر الطبع ہو کر بند ہوگیا۔ گر حضرت مرزا صاحب کے کلامات اپنی کتب میں آپ کی تصنیف موجود ہیں۔ ان میں اگر کوئی متشابہ کلمہ ہے۔ تو ایسے محکم کلمات بحمد اللہ موجود ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین۔ حضرت مرزا صاحب اپنے آئینہ کمالات میں فرماتے ہیں۔

یا نبی اللہ فدائے ہر سر موئے توام
وقف راہ تو کنم گر جان دہندم صد ہزار

راغب اندر رحمت یا رحمۃ اللہ آمدیم
ایکہ چوں ما بردر تو صد ہزار امیدوار

یا نبی اللہ نثار روئے محبوب توام
وقف راہت کردہ ام ایں سر کہ بر دوش است بار

بر سر و جانست آں نادر روئے او بخواب
اے برایں روئے وہوش جان و سر و رویم نثار

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہ ذقن
واں مسیح ناصری شد از دم او بیشمار

ایک اور جگہ فرماتے ہیں

دگر استاد را نامے ندانم ❊ کہ خواندم در دبستان محمدؐ
دریغا گر دہم صد جاں دریں راہ ❊ نباشد نیز شایانے محمدؐ

ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم ❊ گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
جانم فدا شود برہ دین مصطفےٰ ❊ ایں است کام دل اگر آید میسرم

ایک اور جگہ فرماتے ہیں

کیوں بھولتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو ❊ جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

پھر فرماتے ہیں

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا ❊ نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

سراج المنیر میں ہے

ما مسلمانیم از فضل خدا ❊ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست ❊ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام ❊ دامن پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام ❊ ہر نبوت را برو شد اختتام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ❊ آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ❊ وصل دلدار ازل بے او محال

اور فرماتے ہیں

آں گروہے کہ از خود فانی اند ❊ آب نوش از چشمۂ فرقانی اند
سید شاں آنکہ نامش مصطفےٰ است ❊ رہبر ہر زمرۂ صدق و صفا است

(اور دیکھئے)

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل ❊ تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

دوسری جگہ فرماتے ہیں

محمد عربی بادشاہ ہر دو سرا ❊ کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں ❊ کہ اسکی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

اور فرماتے ہیں

مصطفےٰ امیر درخشان خدا است ❊ بر عدوش لعنت ارض و سما است
از طفیل اوست نور ہر نبی ❊ نام ہر مرسل تمام او جلی

پھر فرماتے ہیں

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال ❊ لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

ان حضرت کے پاک کلمات ہیں۔ پھر اگر کسی کو غلطی ہو۔ تو اس کو اللہ ہی سمجھائے۔ دوسرا کون سمجھائے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر کسی واقعہ کی قبل از وقت خبر دیتے ہیں۔ ان کو عربی میں نبی کہتے ہیں۔ عوام اپنی بے علمی سے ایسے لفظوں پر اڑ جاتے ہیں اور انکی صریح کلام کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ (مثنوی میں ہے)

شعر

آں کہ از حق یابد او وحی و جواب ❊ ہر چہ فرماید بود عین صواب
نے نجوم است و نہ رمل است نہ خواب ❊ وحی حق واللہ اعلم بالصواب
از پے روپوش عامہ در بیان ❊ وحی دل گویند آں را صوفیاں

پھر آگے چل کر فرماتے ہیں

اے سراج و مصطفےٰ امن چوں عمر ❊ از برائے خدمت بندم کمر

فوائد الفواد میں حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی محمد نظام الدین صاحب چشتی نے فرمایا ہے۔ دیکھئے صفحہ ۲۳۔ قصہ حضرت شبلی جنہوں نے اپنے مرید کو ارشاد کیا۔ کہو۔ لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ۔ حالانکہ شبلی کو رحمہ اللہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رسول نہیں فرمایا تھا۔ اور امت میں جس نے مسیح ہونا تھا۔ اس کو بخاری میں نبی فرمایا ہے۔ نور الدین ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

نیک نمونہ

مندرجہ ذیل سطور درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں ممکن ہے کہ اور بھی بہت سے احباب کو نیک کاموں میں حصہ لینے کے لئے سچا جوش پیدا ہو جاوے اور توفیق ملے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

(۱) قاضی عبد اللہ صاحب مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول جو بی اے کا امتحان دینے کے لئے لاہور گئے ہوئے ہیں لکھتے ہیں کہ "مجھے چندہ تعمیر کے متعلق نئی چٹھی پہنچی۔ تنخواہ کا تیسرا حصہ پہلے دے چکا ہوں۔ بیس یوم کی تنخواہ اب وضع کر لی جاوے چونکہ خانگی ضروریات بہت ہیں اس لئے بلا توقف لکھتا ہوں کہ بعد میں ضروریات کا خیال آکر رائے بدل نہ جاوے۔"

(۲) منشی غلام احمد صاحب اختر سکنہ اوچ ضلع بہاولپور تحریر فرماتے ہیں کہ "چٹھی جدید متعلق چندہ تعمیر پہنچی۔ اگرچہ مجھے سخت ضروریات ہیں۔ مگر اسے مقدم قرار دے کر اپنی ساری تنخواہ مبلغ للعہ آج ہی بذریعہ منی آرڈر ارسال ہے۔"

(۳) شیخ محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار کشریٹ تحریر فرماتے ہیں کہ "سردست مبلغ عہ ارسال ہیں۔ ایندھن کا جسقدر خرچ جلسہ سالانہ پر ہو۔ مجھے اطلاع دیجاوے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کل رقم دونگا۔"

ان ہر سہ صاحبان کو خدا تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین

المفتی

زکوٰۃ کا روپیہ۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ زکوٰۃ کا روپیہ اشاعت اسلام یا تعمیر مدرسہ یا تعمیر مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے یا کہ نہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ تعمیر مدرسہ و مسجد میں زکوٰۃ مناسب نہیں۔ اشاعت اسلام میں جائز ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ❊ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الانصاف

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً۔

ترجمہ۔ مسلمانو! اللہ سے ڈرتے رہو اور بات (بھی) کہو (تو راہ کی اور) سیدھی (ایسا کرو گے) (تو خدا) تم کو اعمال صالح کی توفیق دیگا اور تمہارے گناہ (بھی) بخشے گا اور جس نے اللہ اور رسول کا کہا مانا۔ تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

یہ آیت شریفہ ہم کو راست اور حق بات کہنے کی تعلیم فرماتی ہے گو اس بات حق کے کہنے میں کہنے والے اور سننے والوں کو باہم اس وقت کچھ رنجش محسوس ہو۔ مگر انجام اس کا راحت کی طرف

منتقل ہو جاتا ہے جیسے تمام پھلدار شیرین کی ابتدائی رسیں کڑوی اور کھٹی ہوتی ہیں۔ پھر ہوا آہستہ آہستہ جب پک جاتے ہیں اور اپنی حد کمال تک پہونچ جاتے ہیں۔ تو وہی پھل لذیذ خوش مزا ہر دل عزیز اور شیرین معلوم ہوتے ہیں اور قبل از تمیں ان کی یہ شیرینی ذہن میں یقینی ہوتی ہے۔ ایسے ہی وہ راحت (بعداز رنج) ذہن میں ایک امر یقینی ہوتا ہے۔ سو ایسی بات کو قول سدید کہا جاتا ہے پس ایسی بات کے اظہار کرنے میں اعمال کی اصلاح ہوتی ہے۔ گناہیں معاف ہوتی ہیں۔ اطاعت اللہ اور رسول میں شمولیت دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ میرے دل میں جو قول سدید مجھ کو بحیثیت اصلاح اس وقت معلوم ہوا ہے۔ سو وبا نہ عرض کرتا ہوں۔ ۶۔ راستی موجب رضائے خداست۔

کچھ دنون سے (جناب میرزا غلام احمد صاحب مرحوم قادیانی کی) تصانیف دیکھنے کا مجھ کو اتفاق ہوا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک مخیر دیانتدار اور بڑے حامی اسلام اور نیک بخت صالح دیندار شخص گزرے ہیں۔ جن کے فضائل علمی اور عملی بین کیتن ہو کر تحریر اور بیان میں نہیں لا سکتا اور جو کچھ کہ انہوں نے لکھا ہے۔ وہ طاقت بشری سے باہر ہے۔ محض تائید غیبی ہی تائید غیبی ہے۔ آپ لوگ خود بھی انصاف فرما سکتے ہیں۔ کہ ہر ایک مذہب اور ملت کے مقابلہ میں اس بزرگ نیک طینت نے کیا کیا کارنمایاں عالم میں دکھائی ہیں اور کیسے کیسے اسباب علمی اور عملی بہم پہونچائے ہیں۔ کہ دوسرا شخص وہ کار نمایاں اور اسباب بہم نہیں پہونچا سکتا۔ اور ہر ایک مذہب کے پرانے معتقدات اور اصول کی چھان بین کر کے تمام عالم میں ان کو پھیلا دیا ہے۔ جس سے عقائد اسلام کی حقیقت اُن مذاہب کی حقیقت کے مقابلہ میں ایسی مضبوط اور مستحکم معلوم ہوتی ہے۔ کہ انسان منصف مزاج کے دل میں اسلام کی حقیقت اور اس کی حقیت رُوح کی طرح جسم بے جان میں گھس جاتی ہے اور وہ زندہ ہو جاتا ہے اور اس پر تمام مذاہب دنیا کی حقیقت اور ان کی علت غائی منکشف ہو جاتی ہے۔ اور اس کے بال بال سے بے اختیار صدائے الحق الحق صداقت اسلام کی نسبت گونج اٹھتی ہے سبحان اللہ وبحمدہ۔ یہ تمام ایسی باتیں ان کو کہاں سے ملیں۔ الکتاب سے ملی ہیں۔ کوئی نئی باتیں نہیں ہیں۔ لیکن اس قسم کا ملکہ یا خاصہ خاص عباد اللہ میں ہوتا ہے۔ اور ان کا ہی یہ منصب اور نصیب ہوتا ہے۔ دوسرا آدمی ایسی باتوں پر قدرت حاصل نہیں کر سکتا اور نہ اس خاصہ کا مدار تعلیم اعلیٰ پر ہو سکتا ہے۔ بجز تائید غیبی ایسا ہونا متعسر بلکہ محال ہے۔

اور جن چند[1] اُمور میں ان کا اور علماء اسلام کا باہم کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ وہ امور اس قابل نہیں ہیں کہ ان کو احاطہ اسلام سے باہر پھینک دیں یا بُرا بھلا ان کی نسبت زبان پر یا تحریر میں لایا جاوے اور زندیق و ابکار سے بھی بدتر ان کو سمجھا جائے۔ خلاف تہذیب اور انصاف سے بعید ہے۔ بلکہ بہت گہری نظر کرنے سے وہ رُموز اور اشارات قرآنی ہیں جو مکاشفہ رُوحانی کے رنگ میں ان پر ظاہر ہوئے (اور حدیث سے بھی ان کا کھوج ملا) جیسے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ[2]۔ حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ[3]۔ شیخ عبدالکریم جیلی اور دیگر اولیاء اللہ پر کے اسرار ظاہر ہوتے تھے اور وہ اسرار بادی النظر میں خلاف نص و حدیث معلوم ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں وہی لب لباب حدیث و قرآن ہیں۔

سو ایسے شخص کو کہ جس نے تائید غیبی سے اس سمندر کو جو کئی سو سال سے مثل بستہ اہل اسلام میں نظر آرہا تھا اور اہل اسلام نے اس کو محض قصوں کا سپر نبار کہا تھا اس میں ایک (الہی) حکمت سے دریچہ کھود کر نکالا ہے۔ جس کے نکلتے ہی تمام عالم میں ایک غل مچ گیا اور اس کے ذریعہ صدہا قطع افتادہ اور بنجر اراضیات سرسبز اور شاداب ہو گئیں اور کئی قلعہائے آہنی کی بنیادیں ہل گئیں۔ اور ان کی دیواریں پاش پاش ہو گئیں اور بہت لوگ اس سے سیراب ہوئے اور بہت لوگ اس میں غرقاب ہوئے۔ مگر صد آفرین کہ وہ اپنی کشتی میں ایسا جما کہ صدہا چکر کھا کر آخر کنارے پر جا ہی لگا۔ اور ایسے موتی ہاتھ میں لے نکلا۔ کہ جن کو جلا اور صیقل کی پرواہی نہ تھی) وہ خود ہی بڑے شفاف اور براق تھے۔ آخر وہ موتی اس نے احباب ملت کو دکھائے اور ہر ایک نے کہ ان کو مثل شیشے کے اپنے سامنے رکھا اور ان کو اپنے اپنے مونہ انمیں نظر آنے لگے اور ان کے دلوں میں اپنے اپنے مونہ سجانے کا خیال آیا۔ کسی نے آنکھوں میں سرمہ لگایا۔ اور کسی نے لبوں پر سُرخی جمائی۔

الغرض کہ ایک ایسا شخص باکمال اسلام میں ہونے سے کہ جس کا نظیر نہ پہلے کوئی ہوا ہے اور نہ آیندہ ہونے کا توقع کیا جاتا ہے۔ اِلّا ماشاء اللہ آپ لوگ اس کو نظر عزت اور وقار سے دیکھیں اور اس کے وجود کو غنیمت بلکہ فخر اسلام سمجھیں۔ کہ خداوند تعالے نے اس کے وجود میں ایک نور ودیعت فرمایا۔ کہ جس کے ذریعہ مذاہب مخالف اسلام کو بھی ایک راستہ صراط مستقیم کا نظر آگیا اور وہ صراط مستقیم وہی، کہ جس پر انبیاء علیہم السلام کا ابتدا سے آخر تک عبور ہوتا رہا ہے۔ وہ راستہ گرد و غبار خوف و خطر سے محفوظ ہے اور کوئی نیا بھی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام سے چل کر حضرت خاتم النبیینؐ تک ایک ہی راستہ ہے[4] اور آیندہ بھی صالحین کا اسی پر گزر ہوتا رہے گا۔ خواہ وہ کسی ہدایت کا پورا پورا پابند ہو۔ حقیقت میں وہ ایک ہی راستہ ہے اور وہ سیدھا راستہ اور قریب ہے کہ انسان قدم رکھتے ہی واصل بحق ہو جاتا ہے اور اس کے سینہ سے غبار و کدورت بغض اور نفاق کا مرض جاتا رہتا ہے۔ محض سیدھا سادھا خدا پرست بن جاتا ہے۔ پھر نہ اس کے دل میں کسی کا خوف اور نہ ڈر رہتا ہے اور نہ کسی سے یاس اور نہ کسی کی آس اس کے دل کو ستاتی ہے۔ فقط عمل صالح اس کو بھاتی ہے اور ہر ایک وجود میں اس کو نشان ایزدی اور اس کی شہادت نظر آتی ہے۔ کما قال قائل۔

وللہ فی کل تحریکۃ ۔ وفی کل تسکینۃ شاہدٌ
وفی کل شیءٍ لہ آیۃٌ ۔ تدل علٰی انہ الواحد

اس درجہ رسائی ہونے کا نام ایمان ہے۔ اور ایمان (نور) روح اسلام کی ہے۔ اور لغت میں اسلام کے معنے (گردن نہادن در اطاعت) آئے ہیں۔

اور الاسلام مثل ایک انسان کامل کے ہے۔ اور فرقہائے اسلام اور دیگر مذاہب اس انسان کے اعضا آلیہ اور قوا ہیں۔ وہ اعضا یا قوا اس سے جدا نہیں ہیں۔ اور نہ ان کے افعال خلاف مرضی اس انسان کے ہیں۔ فقط تحت فوق ایمن الیسار ادنیٰ اعلیٰ کا انہیں فرق ہے۔ الا جب ان اعضا یا قوے میں سے کوئی بیمار

---

[1] مجددیت نبوت مسیحیت وغیرہ [2] ارشادات بحق غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ [3] درجہ ولایت نبوت سے افضل ہے [4] سیر حضرت عالم روحانیات وغیرہ۔

آیۃ (لوگو) خدا نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ ٹھہرایا ہے جس (پر چلنے) کا اس نے نوح علیہ السلام کو حکم دیا تھا اور (اے پیغمبر) تمہاری طرف (بھی) ہم نے اسی رستے کی وحی کی ہے۔ اور اسی کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسےٰ کو (بھی) حکم دیا تھا کہ (اسی) دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا (اے پیغمبر) تم جس (دین) کی طرف مشرکین کو بلاتے ہو۔ وہ اُنپر (بہت ہی) شاق گزرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے انتخاب کر کے کھینچ بلاتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع لاتے ہیں۔ اُنہی کو اپنے تک (تو) پہونچنے کا) رستہ دکھا دیتا ہے (سورۃ شعراء)۔

یاان مین کوئی آفت واقع ہوجاوے اور وہ بیماری یا آفت ان کو اپنے افعال سے روکے۔ اور وہ عاق ہوجاوین اور بدن کون سے مزاحمت اور تکلیف محسوس ہو۔ تو ایسی صورت مین ان کا علاج حکمت عملی سے بالرفق اور مدارات سے کرین۔ جیساکہ رب الکتب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اگران کو اس علاج بالرفق سے فائدہ اور افاقہ نہ ہو۔ تو چہر چند روز ان کو اپنی حالت پر چھوڑ دین اور ان کے حق مین دعا مانگے۔ کہ خداوند قادر مطلق ان سے تکلیف اور ایذا خود بخود رفع فرماوے۔ یا کوئی صورت اور اصلاح کی پیدا کرے۔ اس اثنا مین کوئی ایسی مفرح یا کوئی ایسا عرق تجویز کرین۔ کہ خوش ذائقہ اور مزادار ہو۔ کہ اس ذائقہ اور مزے پر ان کو از خود رغبت اس کے استعمال کرنے کی پیدا ہوجاوے۔ تاکہ وہ اصلاح پر آجاوین۔ صرف جلاپہ اور جمالگوٹہ کبھی نہ استعمال کرین۔ کہ جس سے ان کو ایسی کراہ اور نفرت دوا سے پیدا ہو جاوے۔ کہ پھر وہ تا دم زیست اس دوا کی طرف موہنہ ہی نہ کرین۔ سو ایسے علاج مجرب اور تدابیر مناسب اس الکتاب مین پورے طور پر خدا تعالیٰ نے درج فرمائے ہین۔ کہ انسان سمجھ سوچکر طبع شناسی کرکے آہستہ آہستہ ان کے استعمال کرانے سے بڑی بڑی مشکل اور مزمن بیماریان بیخ و بنیاد سے اکہڑ کر زائل ہوجاتی ہین۔

گستاخی ناتہذیبی اور گالی گلوچ باہمی یا بحق بزرگان مذاہب کرنا کوئی امر مذہبی نہین ہے۔ کہ روایت وار گالین دینا اور لینا ثواب مین داخل ہین۔ اور نہ یہ کسی کتاب مقدس مین لکھا ہے بلکہ تمام کتب مقدسہ سماویہ[1] مین کج خلقی ناتہذیبی اور وہ امور جن سے کسی کا دل دکہے اور اس کو برا لگے اور وہ چڑے برا لکھا ہے اور نہ ان کو کوئی صاحب عقل و شعور اور مہذب آدمی پسند کرتا ہے اور نہ عند العقل جائز رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ فعل غیر مستحسن جانورون سے خصوصیت رکھتا ہے اور انہی کی ملکیت اور وراثت ہے اور ہم خواہ نخواہ ان بے زبانون سے اس فعل کو چھین کر اپنے استعمال مین لائین۔ بے انصافی مین داخل ہے۔ پھر ان کے پاس کیا رہ گیا۔ پس یہ فعل ان کا ان کو ہی شایان اور مبارک ہو۔ اور انہی کو سپرد کرین۔ کیونکہ ہم ناطق اور انسان کہلاتے ہین۔

سو تمام اہل مذاہب اور فرقہائے اسلام کی خدمت مین مودبانہ نہایت عجز و انکسار سے گزارش ہے۔ کہ ایسی تحریرین اور تقریرین جیسے سود اور جن کا مذہب سے کوئی بھی تعلق نہین ہے محض دل آزاری ہی دل آزاری اور جن سے رنج ہی رنج پیدا ہو اس روش کو جہان تک ہوسکے تبدیل کرنا عین ثواب دنیا و آخرت ہے۔ اختیار فرماوین اور عمل مین لاکر اپنے اپنے مذہبی بہائیون پر شفقت اور احسان فرماوین اور یہ چند روز زندگانی امن و آسایش سے بسر کرین۔ اتحاد اور محبت سے گزارین۔ قال قال سہ انساک محیاک المماتا۔ وطلبت فی الدنیا الثباتا۔ اوثقت بالدنیا وانت ترے جماعتہا شتاتا۔

اگر کسی صاحب کا ایسا طریقہ مذہبی ہے۔ کہ اس مذہب کو اختیار کرنے سے انسان کو سرٹیفکیٹ نجات رجسٹری شدہ مل جاتا ہے تو بلا تامل آپ پہلے اس خاکسار کو ہی مطلع فرماوین۔ تاکہ وہ مذہب اختیار کرکے سرٹیفکیٹ نجات حاصل کرے۔ جب ایسا نہین[2] ہے۔ تو پھر آپ لوگ آپس مین اس قدر رنجشین اور ناچاکیان پھیلا رہے ہین اور اس قدر ایک دوسرے سے رنجیدہ خاطر نظر آرہے ہین اور رات دن ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے ہین اپنا وقت ضائع کر رہے ہین۔ فاتقوا اللہ یا اولی الالباب۔ واستغفروا ربکم ثم توبوا الیہ ان ربی رحیم ودود۔

[1] اے انسان مجھ کو تیری چند روزہ زندگی نے موت کو بھلا دیا ہے اور تیرا جی شاید ہمیشہ دنیا ہی مین رہنا پسند کرتا ہے سو ایسا تو کبھی نہین ہوگا۔ کیا تو نے کوئی بوسیدہ عہد نامہ تو نہین لکھا لیا۔ کاش تو اپنے آنکھ کو روزمرہ کے قریبی حضرت موت کے گھر کو ادھر ادھر رستے چلتے دیکھتا ہے پھر بھی نہین سمجھتا کہ مین بھی مدعو ہون۔

[2] من عمل صالحاً من ذکر او انثیٰ وہو مومن فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ الخ ترجمہ (یاکہ) جو شخص نیک عمل کریگا۔ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو ہم (دنیا مین بھی) اس کی زندگی اچھی طرح بسر کرائینگے اور ان کو (آخرت مین بھی) ان کے (ان) بہترین اعمال کا صلہ ضرور عطا فرماوین گے۔ سورہ نحل۔ نتیجہ یقینہ فقط اتنا ہی عقلاً و نقلاً ثابت ہوتا ہے۔

راقم ح۔ ب۔ ع۔ مثالہ از گوجرات

[1] وید۔ ہرس ہرامسہ۔ صحف ابانبقی۔ توراۃ۔ دساتیر۔ خرداشا ژند۔ اناجیل خمسہ۔ معہ برناباس۔ اور دیگر صحایف اور کتب سماویہ۔

دین الحق

بعض لوگون کے خطوط آئے ہین کہ کتاب دین الحق ہم نے اس خیال سے منگوائی تھی۔ کہ اس مین تمام اعتراضات کے جواب ہون گے۔ مگر ایسا نہین ہے "انسا اطلاع ہو کہ کتاب دین الحق مین حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت احمدیہ کے عقائد کی تفصیل کی گئی ہے جو حضرت صاحب مرحوم کے اپنے الفاظ مین ہے۔ اور چونکہ اعتراض جو مخالفین کی طرف سے پیش ہو یا وہ عموماً ان سے متعلق ہوتے ہین اور آپ کے عقائد کے خود مخالف ہین اس رنگ مین کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ کتاب تمام اعتراضون کا جواب ہی ہے۔ ورنہ دراصل اس مین ایسا نہین ہے کہ نمبروار مخالفون کے اعتراض لکھے ہون اور پھر جواب دئے گئے ہون۔ اس کتاب کے ملنے کا پتہ یہ ہے۔

میر قاسم علی صاحب تراہا بیرم خان دفتر اخبار الحق دہلی قیمت ۱۲ مجلد

خبردار

پنجاب مین ایک مثل ہے کہ پنڈ بیا نہین تے اچکے موجود۔ یعنی گاؤن ابھی بسا نہین چکا اور چور پہلے سے موجود ہین اگر ایک ایسے گاؤن کے متعلق یہ مثل درست ہو۔ جو ہنوز طیار بھی نہین ہوا۔ تو جو شہر چار لاکھ سے زائد کی آبادی رکھتا ہو اس مین چورون کا آجانا کوئی بڑے تعجب کی بات نہین۔ بعض لوگ احمدی بن کر ہمارے دوستون کو مختلف شہرون مین خوب لوٹتے ہین اور دوست ہر چند کہ دینی محبت کے شوق مین ایسی باتون کی پرواہ بھی نہین کرتے۔ خیر ان کا ثواب انہین ملے گا۔ مگر سب کو چاہئیے کہ ایسے آدمیون کے متعلق ہوشیاری سے احتیاط کیا کرین اس جگہ اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ ہمارے دوستون کو اپنے دوسرے احمدی بھائیون کو کسی قسم کی تکلیف پہونچانے سے بچتے رہنا چاہئیے۔ ایک گاؤن مین جہان شاید سال بھر مین کوئی ایک مہمان اتفاق سے جا پہنچے۔ اس کی خاطر تواضع کرنا کوئی مشکل امر نہین لیکن کسی بڑے شہر مین جیساکہ لاہور ہے کسی اکیلے دوست کیواسطے یہ مشکل ہے کہ روز کے آنیوالے مہمانون کی خاطرداری کے سامان بہم پہنچا سکے۔ اللہ تعالیٰ خوش رکھے۔ خواجہ صاحب کو اور میان چراغ الدین صاحب کو کہ ان کے دیوان خانے مہمانون کی خدمت کے واسطے ہر وقت کھلے رہتے ہین۔ لیکن حالات تمدن کا یہ تقاضا ہے کہ ایسے شہرون مین جہان سرائین اور ہوٹل اسی مطلب کے واسطے بنے ہوئے ہین۔ دوستون کو چاہئیے کہ ان سے فائدہ اٹھائین اور کسی کے واسطے موجب تکلیف نہ ہون۔ ایسا ہی بمبئی ہمارے دو دوست ہین جو بڑے اخلاص کے ساتھ تمام دینی خدمات مین حصہ لیتے ہین سیٹھ اسمٰعیل صاحب و زین الدین محمد ابراہیم صاحب۔ بمبئی ایک ایسا شہر ہے کہ وہان چھوٹے سے چھوٹا مکان بھی بیسیون روپے ماہوار کرایہ پر ملتا ہے ایسی جگہون پر بہتر یہی ہے۔ کہ احباب کو اگر جانے کی ضرورت ہو۔ تو کسی ہوٹل یا سرائے مین قیام اختیار کرین۔ اور اپنے کاروبار کو خود ہی پورا کرکے کسی بھائی کے اوقات مین حارج نہ بنین

خانہ غائب۔ عبد الغفور مرحوم جو کہ پٹیالہ نہر مین ڈوب کر مرگیا پڑہا جاوے۔ عبد الحی لاہوری

تنبیہہ

بعض دوستوں کے شکایتی خطوط آنے پر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے۔ کہ اخبار میں لکھا جائے کہ بعض احمدی لوگ آپس میں دنیوی معاملات اور معاہدات کرتے ہیں۔ اور لینے معاملہ کے وقت پسند نہیں کرتے کہ ہمارے ساتھ مشورہ کریں یا ہم کو اطلاع ہی دیں۔ بعد میں جب ان کو مشکلات پیدا ہوتے ہیں۔ تو پھر ہم کو خط لکھتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی شکایت کرتے ہیں۔ بلکہ بعض لوگ طعن کرتے ہیں کہ یہ احمدی جماعت کا حال ہے حالانکہ ہم ایسے معاملات میں کس طرح ذمہ وار ہو سکتے ہیں۔ ہمارے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ لین دین کے معاملات میں عاقبت اندیشی شریعت اور قانون عدالت کے مطابق کام کریں۔ صرف احمدی کہلانا کوئی خوش معاملگی کا سارٹیفکیٹ نہیں اور نہ اس سے احمدیت پر کوئی الزام ہے۔ خدا کی مخلوق کثیر ہے۔ اُمّت محمدیہ میں مسلمان کہلانے والے جب بدمعاملگی کرتے ہیں۔ تو اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی اعتراض نہیں۔ مخلوق خدا میں سے کوئی بدمعاملگی کرتا ہے۔ تو اس سے خالق پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

میری اپیل

انصار بدر کی خدمت میں

ہمارے مکرم مخلصوں سے جو بدر کے معزز ناظرین ہیں۔ اس طرف متوجہ کر رہا ہوں کہ وہ مہربانی فرما کر اخبار کے خریدار بڑھانے کی طرف توجہ کریں۔ اب تک جن اصحاب نے اس گذارش پر نظر الطاف کی ہے وہ یہ ہیں۔

منشی کبیر الدین احمد صاحب لکھنؤ دو خریدار۔ سید محمد شاہ نواز صاحب قمر دندپور دو خریدار۔ حکیم محمد بخش صاحب کیمبل پور۔ دو خریدار۔ منشی غلام حیدر صاحب رنبیر سنگھ پور دو خریدار۔ بابو فضل احمد صاحب لاہور ایک خریدار۔ ڈاکٹر عمر الدین صاحب افریقہ ایک خریدار جناب عالمت خان صاحب کاٹھ گڑھ ایک خریدار۔ جناب محبوب عالم صاحب گوجرانوالہ ایک خریدار۔ جناب فضل کریم صاحب بسیری باغا ۳ خریدار (خاص شکریہ) حکیم علی احمد صاحب بھیرن ایک۔ مرزا عبد الغنی صاحب کوٹلی ملتان ایک۔ جناب کبیر علی خان صاحب شاہجہان پور ایک۔ منشی نظام الدین صاحب سب پوسٹماسٹر ایک۔ پیر برکت علی صاحب دو۔ چوہدری غلام حسن سٹیشن ماسٹر بہاول پور ایک۔ ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار ایک نفر۔

امید کہ دوسرے خریدار بھی جلد توجہ فرماویں گے۔

سلسلہ بیعت

بیعت کا سلسلہ روز افزوں ترقی پر ہے۔ روزانہ ڈاک میں بیعت کی درخواستوں کے خطوط آتے ہیں اور بہت سے لوگ یہاں آکر بیعت کرتے ہیں جبکہ بیعت کرنے والوں کی تعداد اتنی بڑی ہے۔ اور ایسے مختلف اوقات میں سلسلہ بیعت جاری رہا کہ ان کا یاد رکھنا مشکل تھا۔ لیکن چند دوستوں نے دفتر میں آکر خواہش ظاہر کی اور اصرار کیا کہ ان کے نام درج اخبار کئے جاویں اس واسطے مطابق گنجائش چند نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

فقیر نور محمد۔ موضع جلال پور۔ تحصیل شورکوٹ۔ ضلع جھنگ
محمد صدیق۔ ریاست جموں۔ ضلع میرپور۔ تحصیل کوٹلی موضع پھگواڑی
اللہ دتا " " " " " " گوئی
ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب چھاونی نوشہرہ توپ خانہ نمبر ۲۲
میاں عبد الغفار صاحب ساکن دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور
سید حسین علی شاہ صاحب " " "
عزیز اللہ دتا پسر احمد بخش صاحب " " "
احمد گل۔ سکنہ شیخان۔ تحصیل ٹہری۔ ضلع کوہاٹ
مسماۃ صاحب جی والدہ " " "
بخشندہ زوجہ احمد گل " " "
مسماۃ مہر نبی دختر " " "
مسماۃ ادل نسار " " " "
اسرائیل بیٹا احمد گل " " "
سراج الدین موضع چک ۱۸۱ دہیر کے نہر جہلم تحصیل سرگودھا
بابو علی بخش صاحب کلرک فیروز پور۔ مولوی مسیح الدین صاحب مقام کوئٹہ۔ باغ علی موضع رہانہ ساہو ڈاکخانہ سرائے سدھو
خدا بخش صاحب ماڑی۔ کبیرا۔ ضلع ملتان۔ غلام محمد صاحب پنڈی والا۔ تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات۔ چوہدری غلام رسول صاحب [illegible]۔ بیرچھا۔ دسوہہ۔ ہوشیار پور۔
آذان گل محلہ معز گل ضلع کوہاٹ۔ ڈیرہ داؤد شاہ صاحب
اہلیہ ایضاً مسماۃ مہر بی بی " " "
بیگم ہمشیرہ ایضاً " " "
سلام اللہ ولد میاں شرف الدین۔ خود پور ضلع لاہور
نور احمد خان صاحب ساکن سارچور تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

اس پہیلی کو کون بوجھے

ایک صاحب انبالہ سے کتاب شوکت الاسلام کی فروخت کے واسطے لکھتے ہیں اور اپنے دستخط اس طرح کرتے ہیں۔
محمد [illegible] از انبالہ
ساتھ کسی محلہ وغیرہ کا پتہ بھی نہیں دیا۔ پھر جواب کس طرح دیا جاوے۔

دُعا مدد

میاں صدر دین صاحب دواخانہ بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

اس بسترے کا مالک کون ہے؟

جلسہ سالانہ کے موقع پر کسی صاحب کا بستر گم شدہ دفتر سکرٹری میں موجود ہے جس صاحب کا بستر ہو وہ بستر کی تفصیل سے مطلع فرماویں اور منگالیں۔

لیکچر کفارہ

جو مفتی محمد صادق صاحب نے دسمبر گذشتہ میں لاہور کے ایک شاندار جلسہ میں دیا تھا۔ عقیدہ کفارہ کو عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ بیخ و بن سے اکھاڑ دیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر۔ ایک روپیہ میں آٹھ کتابیں۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ بدر ایجنسی۔ قادیان سے طلب کرو۔

عرض ارسال

۷-۱۴-اپریل کے دو پرچے ۲۱ر اپریل ۱۹۱۱ء کے پرچے کے ساتھ تو ارسال کرنے ہی پڑے تھے۔ مگر اس کے بعد کارکنان پریس کی بیماری کی وجہ سے مجبوراً پریس بند رہا۔ قادیان میں کار تعمیر و بیماری کی وجہ سے پندرہ ۱۵ روز تک ہوا پر بھی کل کش نہیں ملتا تھا یہی وجہ ہے۔ الحکم بھی نہیں نکل سکا۔ اور کسی دوسرے پریس پر بغیر اجازت سرکاری اخبار نہیں چھپ سکتا۔ اس لئے ہمارا ارادہ کہ ۲۴ صفحے کا اخبار ۵ مئی کو بھیجا جاوے پورا نہ ہو سکا۔ اب کام صرف دو تین دن سے شروع ہوا ہے۔ ناظرین کے رفع انتظار کے لئے یہ چار ورق بڑی شکل سے چھپوا کر شائع کئے جاتے ہیں۔ تفسیر پارہ سولہ و سترہ میرا خیال ہے یکدم چھپوا کر اگلے ہفتے بھجوائی جا سکیں گی۔

سُنّت احمدیہ

قاضی اکمل صاحب کی نئی تالیف جس میں نماز، روزہ، زکوٰۃ۔ طلاق اور نکاح کے مسائل بالدلائل مرقوم ہیں یعنے قرآن و حدیث سے ہر مسئلہ کو جس پر ہمارا عمل ہے ثابت کیا ہے اور جن کا عمل اس کے خلاف ہے ان کی کمزوری دکھائی ہے۔ صفحہ ۸۸ حجم قیمت ۴ر

پسندیدہ امیر المومنین چنانچہ آپ نے مندرجہ ذیل تقریظ کی ہے۔

میں نے اس کتاب کو پڑھا کتاب ہر ایک پہلو میں مجھے پسند ہے جزی اللہ المصنف۔

نور الدین

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خرید فرمائیں

قرآن شریف مجلد	۱۲ر	مجموعہ فتاوی احمدیہ	۱۲ر	معیار الصادقین	۲ر
براہین احمدیہ مجلد	۶ر	ست سلامت گنگا گلا پٹر		شہادت القرآن	۳ر
غیر مجلد	۵ر	ظہور المسیح	۲ر	آئینہ صداقت	۲ر
چشمہ مسیحی	۳ر	الاستخلاف	۳ر	غلامی	۵ر